HIRA PUBLICATION

شبِ برأت کی حقیقت

کیا کریں...... کیا نہ کریں



مصدقہ

حضرت مولانا مفتی فخر الاسلام صاحب مدظلہ العالی

نائب مفتی دار العلوم، دیوبند

حسب ایماء

حضرت حاجی شکیل احمد صاحب دامت برکاتہم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حرا پبلکیشن

تعارف... مقاصد... سرگرمیاں

''**حرا پبلکیشن**'' کسی کی ذاتی مِلک نہیں؛ بل کہ یہ ادارہ ''**وقف للہ**'' ہے۔ ادارے کے مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ علمائے حق کی ضخیم کتابوں سے امت کی دینی ضرورت کے مطابق چھوٹے چھوٹے کتابچے تیار کئے جائیں تا کہ ہر ایک کے لیے خریدنا اور پڑھنا دونوں آسان ہو۔

۲۔ امت کی دینی ضرورت کے مطابق، عام فہم کتابیں مختلف زبانوں میں شائع کی جائیں، تا کہ دینی بیداری کے ساتھ ساتھ، دین کے تمام شعبوں کا علم حاصل کرنا بھی ہر ایک کے لیے آسان ہو سکے۔

''**حرا**'' کی کتابیں طباعت کے اعلیٰ معیار کے مطابق، عمدہ کاغذ اور خوبصورت سے خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں، تا کہ دینی کتابوں کا باطنی اور ظاہری حسن دونوں باقی رہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ "**حرا پبلکیشن**" کی کتابیں عوام وخواص میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی جارہی ہیں، معیاری طباعت کی وجہ سے کتابیں کچھ مہنگی تو ضرور ہوتی ہیں، مگر اہلِ ذوق پسند کرتے ہیں اور اہلِ دل دعائیں دیتے ہیں۔

گزارش ہے کہ آپ بھی "**حرا**" کی کتابیں خریدیں، خود پڑھیں، علماء کرام اور پڑھنے والے دوست و احباب کو ہدیۃً پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ادارے کو ہر شر سے بچا کر ہر طرح کی ترقیات سے نوازے اور تمام معاونین کے لیے دنیا وآخرت کا ذخیرہ بنائے۔

حرا
HIRA PUBLICATION

اپنی بات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ۔ اَمَّا بَعۡدُ

زیرِ نظر کتابچہ ’’شبِ برأت کی حقیقت، کیا کریں... کیا نہ کریں۔‘‘ اپنے موضوع پر ایک مختصر اور قیمتی رسالہ ہے۔ جس میں شبِ برأت کے فضائل و برکات، اس ماہ کے خصوصی اعمال اور اس میں ہونے والے رسوم و منکرات کو یکجا کر دیا گیا ہے تا کہ منکرات سے بچنا اور فضائل کا حاصل کرنا امت کے لیے آسان ہو جائے۔

امت میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے رسموں میں گرفتار ہیں، جب انھیں صحیح بات کا علم ہو جاتا ہے تو غلط باتوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔ اور مومن کی شان بھی یہی ہے کہ جب اس کو صحیح بات کا علم ہو جائے تو غلط باتوں کو چھوڑ دے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے سامنے جب صحیح بات آتی ہے تو وہ اپنے غلط عمل سے توبہ اس لیے نہیں کرتے کہ ان کے یہاں برسوں سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے یہ سوچئے کہ یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کہ نہیں؟ کہ وہ دین کی باتوں کا اس لیے انکار کردے کہ اس کو غلط بات پہلے سے معلوم ہے۔ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شریعت کے مقابلے میں رسم ورواج کو بڑا ماننا ہوا۔ قرآنِ کریم میں یہ مشرکوں کی صفت بیان کی گئی ہے۔ اللہ پاک ایسی ہٹ دھرمی سے پوری امت کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

یہ کتابچہ احبابِ حرا کے علماء اور مفتیانِ کرام کے تعاون سے مرتب ہوا ہے اور اس کو دارالعلوم دیوبند بھیج کر وہاں کے مفتیانِ عظام سے بھی زبانی وتحریری تصدیق حاصل کر لی گئی ہے۔

اللہ کرے کہ یہ کتابچہ عوام وخواص کے لیے نافع ہو اور امت منکرات اور رسومات کی پگڈنڈیوں سے بچ کر سنت وشریعت کی شاہ راہ پر گامزن ہو جائے۔ آمین

والسلام

شکیل احمد، پنویل نئی ممبئی

۲۴ر مئی ۲۰۱۵ء

۵ر رجب المرجب ۱۴۳۶ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شعبان المعظم اور شب برأت کے تعلق سے چند ضروری باتیں جاننا چاہتا ہوں، تاکہ اس کے فضائل کو حاصل کروں اور بدعات ورسومات سے بچ کر اللہ کی خوشنودی حاصل کرسکوں۔ براہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے جوابات دے کر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں۔

عینان شیخ

سیکٹر ۱۷، ایرولی، ضلع تھانہ، مہاشٹرا

سوال: ہمارے یہاں شبِ برأت کی فضیلت کے سلسلے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے؟ آپ بتلائیں کہ احادیث سے شعبان المعظم اور شبِ برأت کی فضیلت ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: شبِ برأت کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے۔اس کی فضیلت کی حدیثیں دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی

ہیں۔ ان میں سے بعض احادیث، سند کے اعتبار سے بیشک کچھ کمزور ہیں، لیکن حضرات محدثین اور فقہاء کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر ایک روایت سند کے اعتبار سے کمزور ہو؛ لیکن اس کی تائید بہت سی احادیث سے ہوجائے تو اسکی کمزوری دوُر ہوجاتی ہے، لہٰذا جس رات کی فضیلت میں دس صحابہ کرام سے روایات مروی ہوں اس کو بے بنیاد اور بے اصل کہنا بڑی نادانی کی بات ہے۔

سوال: احادیث کی روشنی میں اس رات کی فضیلت کو کچھ تفصیل سے بیان فرمادیجئے تاکہ مزید وضاحت ہوجائے۔

جواب: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

''پانچ راتیں ہیں کہ جس نے وہ پانچ راتیں جاگ کر محنت کر لی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ان پانچ راتوں میں سے ایک رات 15 شعبان المعظم کی رات ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ اس رات بندہ اگر اللہ پاک کے حضور اپنے گناہوں پر روئے گڑگڑائے تو اس کے پچھلے سارے گناہ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں مٹا دیئے جاتے ہیں اور جنت کا مستحق بنادیا جاتا ہے۔(بشرطیکہ وہ گناہ بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں دعا رد نہیں ہوتی، ان راتوں میں سے ایک رات 15 شعبان المعظم کی رات ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ''اس رات اللہ تعالیٰ غروب آفتاب کے بعد (اپنی شان کے لائق) آسمان دنیا پر آ جاتا ہے اور فجر تک آسمان دنیا پر رہتا ہے (یعنی بندوں سے ایک خاص قرب ہوتا ہے) اور ساری رات نداء دیتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا کہ میں اسے معاف کر دوں، ہے کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دے دوں، ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اس کے سوال پورے کر دوں۔''

الغرض احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے جسے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر ایمان والے کے لیے بڑی سعادت کی بات ہے۔

سوال: شبِ برأت کی فضیلت کے سلسلے میں اکابر کے اقوال سے ہم کو مطلع کیجئے تاکہ اس رات کی فضیلت حاصل کرنے میں ہمیں مزید حوصلہ اور رہنمائی حاصل ہو۔

جواب: بڑا اچھا سوال ہے۔ دین کے ہر معاملے میں اسلاف کا مسلک اور منہج کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے، اس سے دین میں پختگی اور گمراہی سے

حفاظت ہوتی ہے۔شب برأت کے سلسلے میں اکابر کے چند اقوال درج ذیل ہیں:

علامہ ابن الحاج مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ"اس رات کے بڑے فضائل ہیں اور بڑی خیر والی رات ہے، اور ہمارے اسلاف اس کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور اس رات کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرتے تھے"

(المدخل لابن الحاج:۱/ ۲۹۹)

علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ"شعبان کی پندرہویں رات کو بیدار رہنا مستحب ہے"۔(البحر الرائق:۲/ ۵۲)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ"بیشک یہ رات شب برأت ہے اور اس رات کی فضیلت کے سلسلے میں روایات صحیح ہیں"

(العرف الشذی،ص:۱۵۶)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ"اس رات میں بیدار رہنا مستحب ہے اور فضائل میں اس جیسی احادیث پر عمل کیا جاتا ہے، یہی امام اوزاعی کا قول ہے"۔(ما ثبت بالسنۃ،ص:۳۶۰)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ"شب برأت کی اتنی اصل ہے کہ پندرہویں رات اور پندرہواں دن اس مہینے کا بزرگی اور برکت والا ہے"۔(بہشتی زیور، چھٹا حصہ،ص:۶۰)

کفایت المفتی میں ہے کہ ”شعبان کی پندرہویں شب ایک افضل رات ہے۔فتاوی محمودیہ میں ہے کہ ”شب قدر وشب برأت کے لیے شریعت نے عبادت،نوافل،تلاوت،ذکر،تسبیح،دعاء واستغفار کی ترغیب دی ہے“۔ (۳/ ۲۶۳،جامعہ فاروقیہ کراچی)

سوال: کیا شعبان المعظم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی عبادات میں اضافہ فرمادیا کرتے تھے؟

جواب: روایات میں ہے کہ اس ماہِ مبارک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے اور نفل عبادات میں اضافہ فرمادیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے استقبال کے لیے اچھی طرح تیار ہوجاتے تھے، اور اس فکر میں اپنی امت کو بھی شریک فرماتے تھے۔ اور یہ اہتمام دراصل رمضان المبارک کے استقبال کے لیے ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ اس ماہ کے شروع ہوتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادات میں غیر معمولی تبدیلی نظر آتی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں کثرت سے (نفلی) روزے رکھتے نہیں دیکھا“۔(صحیح مسلم،رقم الحدیث:۲۷۷۷)

سوال: کیا صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بزرگانِ دین نے شب برأت کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا ہے؟ یا اس

رات میں عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا بدعت ہے؟

جواب: صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ لہٰذا اس کو بدعت کہنا، یا بے بنیاد اور بے اصل کہنا درست نہیں، صحیح بات یہی ہے کہ یہ فضیلت والی رات ہے، اس رات میں عبادت کرنا باعثِ اجر وثواب ہے اور اسکی خصوصی اہمیت ہے۔

البتہ یہ بات خاص طور سے یاد رکھنے کی ہے کہ اس رات میں عبادات کے اہتمام کی جو باتیں بھی صحابہ کرام اور دیگر بزرگانِ دین سے ثابت ہیں وہ سب کی سب انفرادی اعمال ہیں، یعنی مل جل کر، مسجد میں اکٹھا ہو کر، عبادت کرنا، یا قبرستان جانا وغیرہ بالکل ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

سوال: کیا شبِ برات میں عبادت کا کوئی مخصوص طریقہ شریعت سے ثابت ہے؟

نہیں۔ اس رات میں عبادت کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے اپنی طرف سے ایک طریقہ گھڑ کر یہ کہہ دیا ہے کہ شبِ برات میں اس خاص طریقے سے نماز پڑھی جاتی ہے، مثلاً پہلی رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ پڑھی جائے، دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی مرتبہ

پڑھی جائے وغیرہ وغیرہ، اسکا کوئی ثبوت نہیں، یہ بالکل بے بنیاد بات ہے، بلکہ نفلی عبادت جس قدر ہو سکے وہ اس رات میں انجام دی جائے، نفل نماز پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں، ذکر کریں، تسبیح پڑھیں، دعائیں کریں، یہ ساری عبادتیں اس رات میں کی جاسکتی ہیں؛ لیکن اس رات کے لیے کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں۔

سوال: شبِ برات میں ذکر واذکار اور تسبیح وتلاوت کے لیے مسجد میں اکٹھا ہونے اور اجتماعی طور قبرستان جانے کی فضیلت ہے یا نہیں؟

جواب: اس رات میں ذکر وعبادات کے لیے مسجد میں جمع ہونے اور اجتماعی طور پر قبرستان جانے کی کوئی فضیلت نہیں، بل کہ یہ سب باتیں غیر شرعی اور شرعی تعلیمات کے بالکل خلاف ہیں۔نوافل وغیرہ عبادات انفرادی طور پر کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ان کاموں کو اجتماعی شکل دینا اور اس کو ضروری سمجھنا دین میں زیادتی اور بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور جہنم میں لے جانے والی ہوتی ہے۔اس لیے اس رات مسجد میں ذکر واذکار اور تسبیح وتلات یا کسی اور نفلی عبادت کے لیے مسجد میں اکٹھا ہونے سے اور اجتماعی شکل میں قبرستان جانے سے پر ہیز کرنا چاہیئے۔اگر گھروں میں گنجائش نہ ہو یا کوئی اور پریشانی ہو تو مسجد میں عبادت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا اس رات میں قبرستان جانا ضروری ہے؟

جواب: جو چیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس درجہ میں ثابت ہو اس کو اسی درجے میں رکھنا چاہئے، اور چوں کہ نبی علیہ السلام سے اس رات کو جنت البقیع میں جانا تو ثابت ہے؛ البتہ اس کا اہتمام اور امت کے لیے اس کی ترغیب ثابت نہیں اس لیے اس کو ضروری نہیں سمجھنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں ایک بار یا کبھی کبھی قبرستان چلا جائے تو اِس سنت کی ادائے گی کے لیے کافی ہے؛ لیکن ہر شبِ برات میں قبرستان جانے کو ضروری سمجھنا اور اس کو شبِ برات کے ارکان میں داخل کرنا اور یہ سمجھنا کہ اس کے بغیر شبِ برات نہیں ہوتی ، یہ شریعت کی حد سے آگے بڑھ جانا ہے۔

سوال: شعبان المعظم میں روزے رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بات بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ذخیرۂ احادیث میں صرف ایک روایت میں ہے کہ شبِ برات کے بعد والے دن کو روزہ رکھو؛ اور یہ روایت بھی ضعیف ہے، لہٰذا اس روایت کی وجہ سے خاص پندرہ شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب قرار دینا بعض علماء کے نزدیک درست نہیں؛ البتہ پورے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے؛ لیکن 28 اور 29 شعبان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، کہ

رمضان سے ایک دو روز پہلے روزہ مت رکھو، تاکہ رمضان کے روزوں کے لئے انسان بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ تیار رہے۔

سوال: کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس فضیلت اور مغفرت والی رات میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہتے ہیں۔

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس رات اللہ تعالیٰ ہر مانگنے والے کو عطا کرتا ہے۔ مگر چند لوگ اس رات بھی محروم رہتے ہیں اور ان کی بخشش بھی نہیں ہوتی۔ وہ افراد درج ذیل ہیں۔

(۱) مشرک، جب تک شرک نہ چھوڑ دے۔ (۲) دل میں بغض و عداوت رکھنے والا (۳) قاتل (۴) خونی رشتوں کو کاٹنے والا (۵) تکبر کرنے والا (۶) شرابی (۷) والدین کا نافرمان (۸) چغل خور، غیبت کرنے والا۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ جب اللہ خود نداء دے رہا ہو اس کے باوجود ایسے لوگوں کی بخشش نہ ہو تو سال کے بقیہ مہینوں میں ان کی بخشش کس طرح ممکن ہو سکتی ہے!

سوال: شبِ برات میں کرنے کے کام کیا کیا ہیں مختصر الفاظ میں بیان کر دیجئے۔ بہت مہربانی ہوگی۔

جواب: شبِ برأت میں درج ذیل کام کرنا چاہئے۔

۱۔ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کو باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرنا۔

۲۔ اس رات میں عبادت کی توفیق ہو یا نہ ہو، گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا، بالخصوص ان گناہوں سے جو اس رات کے فضائل سے محرومی کا سبب بنتے ہیں۔

۳۔ اس رات میں توبہ واستغفار کا خاص اہتمام کرنا۔

۴۔ اپنے لیے اور پوری امت کے لیے ہر قسم کی خیر کی دعاء کرنا۔

۵۔ جس قدر ممکن ہو سکے توبہ واستغفار، ذکر اذکار، نوافل اور تلاوتِ قرآن پاک کا اہتمام کرنا۔

۶۔ اگر بآسانی ممکن ہو تو پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا۔

واضح رہے کہ مذکورہ تمام اعمال شب براءت کا لازمی حصہ نہیں؛ بلکہ ان کا ذکر اس لیے ہے کہ ان میں مشغولی کی وجہ سے اس کے فضائل کو حاصل کیا جاسکے اور اس رات کی منکرات سے بچا جاسکے۔

سوال: شبِ برات کی رسومات اور بدعات سے بھی ہمیں آگاہ کر دیجئے تا کہ ان سے بچنا آسان ہو جائے۔

جواب: اس رات میں عبادت کو واجب اور ضروری سمجھنا، مسجدوں میں اجتماعی شب بیداری کرنا، مخصوص قسم کے مختلف طریقوں سے نوافل پڑھنا، جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں، نوافل کی جماعت کروانا، اسپیکر پر نعت خوانی وغیرہ کرنا، ہوٹلوں اور بازاروں میں گھومنا، حلوہ پکانے کو ضروری

سمجھنا، خاص اس رات میں ایصال ثواب کو ضروری سمجھنا، قبرستان میں چراغ جلانا، اس رات سے ایک دن پہلے عرفہ کے نام سے رسم منانا، اس رات میں گھروں میں روحوں کے آنے کا عقیدہ رکھنا، فوت شدہ شخص کے گھر جانے کو ضروری سمجھنا، کپڑوں کا لین دین کرنا، بیری کے پتوں سے غسل کرنا، گھروں میں چراغاں کرنا، گھروں اور مساجد کو سجانا، اور ان سب سے بڑھ کر اس رات میں آتش بازی کرنا۔

مذکورہ تمام امور شریعت کے خلاف ہیں، ان کا کوئی ثبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین سے نہیں ملتا؛ اس لیے ان تمام بدعات ورسومات کو چھوڑ دینا اور معاشرے سے ان کو مٹانے کی کوشش کرنا ہر مسلمان پر کی ذمہ داری ہے۔

احبابِ حرا

سبحان اللہ وبحمدہ

حرا
HIRA PUBLICATION

Plot no.18, Shop No. 1&2, Bushra Park,
Panvel. 410206. Ph. +91-9004669180
e-mail: hirapublication@gmail.com
website: www.shariat.info